

# SUNDAY

نی باٹ

sundaymag@naibaat.com

28 جولائی 2024ء

شعب ملک کا  
تپسرا کھڑاک











میرے پھرے پڑا نام نہ پڑھ لے کوئی  
جس طرح خواب مرے ہو گئے ریزہ ریزہ

sundaymag@naibaat.com

ڈائیز: شفائقی

کہنا ہے کہ وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ اب تک اس نے جو علم حاصل کیا ہے، وہ صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ایک پچھوٹی کے کنارے سام پر اچاک ایک پچھوٹی کی میں ادا رک لے اور یہ سمجھ کر اس نے اسی سمندر کے اندر موجود تمامی کام کا ادارک حاصل کر لیا ہے۔ اسے بڑے سائز دان کا پر علم کے تعلق سوچنے کا یہ اندراز ہی وہ طلب اور پیاس ہے جس کی وجہ سے اس کے پر جب بہت سارے معاشروں کی محرومی کو کافی ہے اور اس کے پر جس کی وجہ سے اس کے پر جب بہت سارے معاشروں نے اور سائی تھہ بہب نے بھی یہ سمجھ لیا ہے جو علم حاصل کر سکے ہے۔

**نیوں کا کہنا ہے کہ اب تک اس نے جو علم حاصل کیا ہے وہ اتنا ہی ہے جتنا کہ ایک پچھوٹی کے کنارے سام پر اچاک ایک پچھوٹی کی پس اٹھا لے اور یہ سمجھ کر اس نے سمندر کے اندر موجود تمام اشیا کا ادارک حاصل کر لیا ہے**

علم کے سمندر کی ایجاد ہے تو ان پہلوں نے کچھ صد بھتی یہی چینی گئی اور انہیں دوسروں کے بنا پر ہوئے جلوہوں پر خدا کرنا پڑا۔

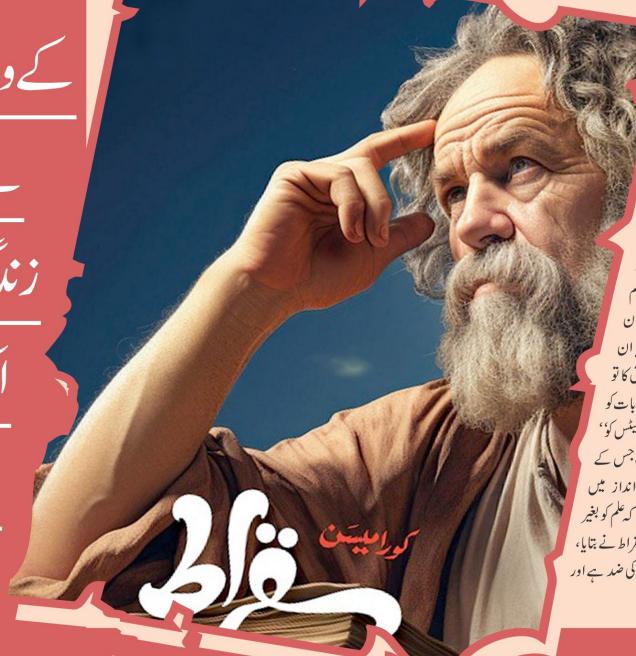
ہم سقراط کے "پارٹنی مقدمے" کے پار میں آئندہ "ٹکلکاریں گے" میں اس تھے کی بحث میں آج کے موضوع کے تعلق تھے سا حال مناسب دھکائی دیتا ہے۔ جب سقراط پر تقدیر ملا اس نے ایکسٹر کے سمندر وین کو جھلانا شروع کر دیا اور کہا اس کے خلاف تقدیر مثبت ہو گی تو اسے موٹ کی سرسری جائی کہ تو اس موقع پر علاوه اور بہتر ہاتوں کی سقراط نے پہنچ دیا۔ اسی قرآن میں (جو کفر کا مختار اور ایک مخفی یہ کہ آپ کے نزدیک آپ لوگ دوست ہوتے اور شہرت کی پہنچ جائے گیں میں آپ کے نزدیک عقل و دوسرے اوصاف افت کی کوئی اہمیت نہیں حالانکہ داشت اور جیسا میرا ہے اور اگر آپ کی دوسری نہ کرتے تو ہے آپ پہنچ تھیں کے اور آپ کی ریاست نہ ہو گی۔

## ارتقا کی تاریخ

# سقراط

کے وہ اصول جنہوں نے نوجوانوں کی زندگی کیا  
ایک ایسا مقدمہ جس نے تاریخ کو ہلا کر رکھ دیا  
کو رامیستن فلسطین کے خلاف سقراط نے

کا حصہ بنالا اور کسی ایسے معاملات کی تھی جن کو قائم معاشرہ سے لے ناقابل تھے قانون کی سختی تھیں سقراط نے اپنی گھنٹوں کے دران بالی اور فوائدیں کے کی جانبے تھیں۔ اگر انی شور کے ارشاد میں اس سقراط کے سمع کردہ ایک دن اعلان ایسا کہ وہ اپنی دیوتا کے پاس سے ہو کر آیا ہے قانون میں تھے اور وہ اس فرمان کو نافذ کر دیے جاتے تھے جن کی کوئی نیاد نہیں بھی تو ہوتی کہ میکن ان کی پاندی لام قرار دی جاتی تھی میکن سقراط نے آکر اس سرور میں کھلی چاہی۔ اس نے کہا کہ میں اس سوچ میں پر گیا کہ مجھے پیلے دو طرف دھکلوڑی پر۔ مسئلہ بیان ہو، موال کا جواب دینے والے کو بھی تھی تھے کہ وہ کوئی سوال کرے۔ یہ مسئلہ کا پرلٹکا کیا کے بعد بھکر کو شش کی جاتے ہے۔ ایک ایسا اونکا طریقہ تھا کہ جس نے اشنس (یونان) کے تمام دانشوں، مدربوں اور فلسفیوں میں مشکل میں ڈال دیا، کیوں کہ وہ تو سب اپنی ملگے دیوبجن کر کہ میکن خصیں کہ وہ ان انسانوں کو کوئی حق خصیں کہ وہ ان سے کسی بات پر اختلاف کرتے یا ان کے کسی ای اظر و عقیلی کو تھے محقق کا تو صرف یہی فرض تھا کہ وہ کوئی بات کو من و عن مان لے۔ دراصل "ملیش کو"، قائم رکھنے کا یہی ایک طریقہ ہے، جس کے خلاف سقراط نے اپنے خندہ اماماز میں بفاوت کی۔ پہ کتنا مناسب ہو گا کہ علم کو بغیر خوف کا حامل کر کے کام استحقاق اتنے تباہ، کیونکہ وہ کہا تھا کہ علم خوف کی خند ہے اور خوف علم کا دش ہے۔



ہم آج کی ٹکلکاریوں کے حوالے سے اس بات فرمخ کرتے ہیں کہ محسن اشیٰ و دھماکا کر لیں رے ریاست فلمیں ہو سکے ہیں۔ میں بھی تھے دفع کر دے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی فرد یا کوئی معاشرہ اپنے علم کی اس سطح پر آکر درک جائے جہاں کہ وہ کی وقت تھی کہ ہوا ہو یا علم ایسا مجاہد و افسوس دانے پر از کرتے تھے۔ ایک میں یہ ہو جو چھاتے کے ٹھنڈے کھنڈے کو یعنی کاٹے اور فرمائیں اور بتدریج رخص کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آپ کو یعنی کا وہ فخر اور قوت ہے جو کوئی جو اس نے اپنے علم اور نالج کے تعلق ہے۔ یعنی وہ سائز دان ہے جس کی پر جو کرت کا قانون (Law of motion) ہے۔ میں اپنی تھیت کو جاتا ہوں کہ مجھے یعنی آپ جب تک باقی سارے لوگ جو اپنے تین گھنٹوں لے اور فرانکیتھیں اور وہ اپنے ناقص علم پر

سقراط اس کے وقت گھنٹوں کے لیے ایکسٹر کے نوجوانوں کو ساختے کر رہے کے لیے اپنے فخر اور علم کے طالب کیا تھے۔ سیر کے دران وہ ان سے اپنی کامیکرتا اور ان نوجوانوں کو موالات کرنے اور کوئی بھکاری پے کوشش کرتا تھا جو جو دن کے دران کے کام کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کیونکہ وہ کہا تھا کہ علم خوف کی خند ہے اور خوف علم کا دش ہے۔

**دیسٹلیٹر کے خلاف سقراط نے اپنے انداز میں بغاوت کی، پھر اب قول اس کے رائے عامہ ایک سست رفتار گھوڑے کی طرح ہوتی ہے**

سقراط اس کے وقت گھنٹوں کے لیے ایکسٹر کے نوجوانوں کو ساختے کر رہے کے لیے اپنے فخر اور علم کے طالب کیا تھے۔ سیر کے دران وہ ان سے اپنی کامیکرتا اور ان نوجوانوں کو موالات کرنے اور کوئی بھکاری پے کوشش کرتا تھا جو جو دن کے دران کا کام کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کیونکہ وہ کہا تھا کہ علم خوف کی خند ہے اور خوف علم کا دش ہے۔

وائز قلمیرش یافت لگ رہے  
پاکستانیوں تو دوسرا بھائی جس کے پاس کھانا ہے وہ اپنے کھانے میں  
بھجو کے بھائی کو بھی شال کرے۔ اگر کسی کے پاس دوسرے ہیں تو وہ اپنے  
ہیں۔ ایک طرف ہم خدمت خلائق کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اسلام اور نظریہ  
پاکستان کی بنیاد پر ہم لوگوں کی تربیت کر رہے ہیں۔ یہ ہی خواب اور  
مقاصد جن کی خاطر ہم نے مرزا سلم لیگ قائم کی ہے۔ ”پاکستان کا  
مطلوب کیا لا الہ الا اللہ“ یہ تمارا  
نظریہ ہے۔ اس کے بعد تمارے  
دوسرا ٹوں میں بھائی کے ہماری  
سیاست انسانیت، ہماری  
سیاست خالق کے ساتھ، ہماری  
سیاست قارے کے ساتھ، اس وقت  
ہمارے ہلک میں یا است کے نام

پاکستانیوں کے ساتھ شال کرے۔ یہ تو وہ اپنے  
وسرے بھائی کے ساتھ شیئر کرے۔ یہ وہ پیچے ہیں جس کے مقابلہ  
اور خدمت خلائق کے ساتھ ہے۔ خدمت خلائق کے مقابلہ میدان میں ہمارا کہار قوم  
مطلوب کیا لا الہ الا اللہ“ یہ تمارا  
نظریہ ہے۔ اس کے بعد تمارے  
دوسرا ٹوں میں بھائی کے ہماری  
سیاست انسانیت، ہماری  
سیاست خالق کے ساتھ، ہماری  
سیاست قارے کے ساتھ، اس وقت  
ہمارے ہلک میں یا است کے نام

سے شروع کیا ہے جو کہ بھجوں سے تمیز فصل ہے۔ پندرہ سے بیس  
افراد میں فصل یعنی کوئی کوئی ظناج پکڑنا یا کیا گی۔ شماریاتی پاک  
نیلگی کے بابیں میں میں ہوتا ہے۔  
ان کا واقعہ تین طبق انجام دیا گی۔ اول میں اس کا  
سفرہ ہم یعنی کوئی کوئی شروع کیا ہے شادی اور بھوک پورہ بھوک  
اہلور کے دو علاقوں میں ان میں ہمارے پاک آرڈیننس میں جسٹ  
اس سے آپ ہمارے کام کی وجہ کا اہم ذریعہ ہے۔  
بچپن میں ہمارے ایں جمال عالمی مفتی مولیا مفتی جوایت و تعلیم ہیں۔  
قبرتوں کی چار بیواری تحریر کر رہے ہیں۔ خدمت کے پس کام اہم کر  
رہے ہیں۔ تمہاروں کی بھکاری اور بیانات چاہیے ہیں کیا سیاست کا طلب حاصل  
اور پوچھ رہتے ہیں بلکہ خدمت خلائق ہے۔ پاکستان  
اسلام کے پر

خالد بیک گجرمودف سایی سماجی رہنمای  
تھیں، ان کا شمار پاکستان مرزا سلم  
لیگ کے بابیں میں ہوتا ہے۔  
ان کا واقعہ تین طبق انجام دیا گی۔  
سفرہ ہم یعنی کوئی کوئی شروع کیا ہے۔  
اہلور کے دو علاقوں میں جسٹ  
اس سے آپ ہمارے کام کی وجہ کا اہم ذریعہ ہے۔  
اس کے ساتھ سماجی وہ سماجی کاموں  
میں بھی پہلی پڑی رہتے ہیں۔  
تہذیب تھی اور محکم اور محمد اخلاقی  
وکار اور جمال انسانیت کی  
خدمت ان کی زندگی کا سریعہ ہے۔ خالد بیک گجرمودف سایی آپ کے طبق  
162 سے ایش ہیں جس کے سلسلہ رکھتے ہیں اس لئے وہ ایش بیت کے  
ہیں اور خدمت انسانیت پر قیلنے کے سب کام اہم کر  
رہے ہیں۔ پاک ایش پورہ میں دل میں کیا اخنوپیقاری کی نہ رہے۔  
مرزا سلم لیگ بہت وقت کی جماعت نہیں ہے۔  
ہم نے تک بھر میں تو اور



میان محمد اشfaq

## غربت کا خاتمه صرف مواخت سے ممکن

**ملک بھر میں 532 امیدواروں کا انتخابات میں حصہ لینا مرکزی سلم لیگ کے ملک گیر جماعت ہونے کی علامت ہے  
پی ایم ایل کے رہنماء اور امیدوار برائے صوبائی اسمبلی حلقة 162 خالد نیک گجر کی روزنامہ ”نی بات“ سے خصوصی گفتگو**

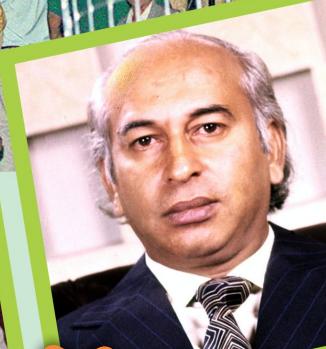
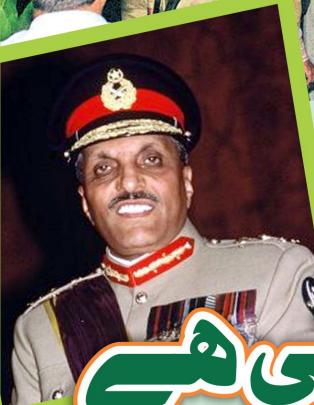
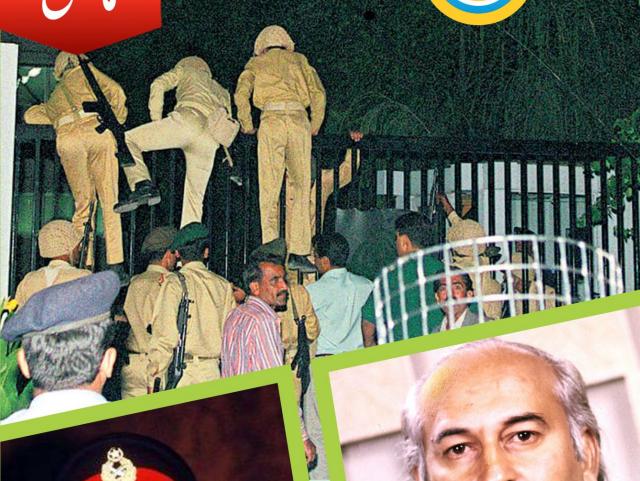
پر جو عواف بذریعہ پر پا ہے، غربت ہے، محرومیاں ہیں ہم اپنی خدمت کریں  
کے۔ پاکستانی قوم سماجی، ملکی، راسنی اور علاقائی ہو گئے۔ وہ ہیں کہ اکابر  
مدد و مشق لڑنا اور اس ایک ملت بنا کر پاکستان مرکزی سلم لیگ کا بنیادی  
ایجاد ہے۔ اسے بحالت پیش کی ہوں، آئندہ عوام چلیں طوفان آئیں، شکلات  
کے پیاروں میں، ہم اسکے فعل و کام سے پناہ کام کر رہے ہیں، ادویات مفت  
جن بدل کرتے رہیں گے، اصلاح احوال کی کوششیاں شور و گوش سے داموں فراہم کی جاتی ہیں  
والیں، چاول، ہناؤر میگر ارشادی سے بازار کا تین جن میں سبزیاں،  
پاکستان کو اسلامی، فلکی، باریتی ریاست بنانے کے لئے جانشید اور  
اپنی زندگیاں کے۔ ہمارے پاس دیواری دوست نہیں تھیں اور

کے سامنے ہے۔ اللہ کے فعل سے آفات اور حادثات میں ہمارے رضاکار  
ہو جائیں گے۔ ہم اب بھی ای مشن پر کام کر رہے ہیں بلکہ اپنے پلے سے  
بھی زیادہ نظم کیا ہے۔ اس میں یعنی کوئی کلیٹ سے غدمت خلائق کام  
شروع کیا ہے۔ وہ دوپے میں سقی روٹی دے رہے ہیں، ادویات مفت  
عام ہوں۔ ہمارے کام کا درمداد اسکے لئے سے بازار کا تین جن میں سبزیاں  
پاکستان میں مدنی معاشرہ کا نہاد اسلام لائیں گے جس میں اگر ایک بھائی کے  
اویس و وقت ملک میں یا است کے نام پر جو عواف بذریعہ پر کام لائیں گے اور  
بڑی ہمیں بھی ہوں، آئندہ عوام چلیں، بخوان آئیں ہم اسی مفت اصلاح احوال  
کی کوششی جاں بحق ہے، ہم ان خداویں کو کلیما جام پر منیں کے اور خون  
ول دے کر بھر کر کوئا رہیں گے۔ پاکستان کے بعد جانی دعوی کو  
مرکزی سلم لیگ کی صورت میں ٹکلے محب، وطن، یادگار اور خدمت میں  
کیلئے سارے مشریق قائم ہیں۔ ملک گیری اسی نظر پر بھارت ایک  
سوال کے جواب میں تباہی کر دیتے ہیں۔ ملک گیری اسی نظر پر بھارت ایک  
نشیش پاکیڈیوں کو کہے کیے ہیں۔ اس وقت بھارت کی جماعتیں ایسی ہیں  
جو ہم پرست سمجھ دیں، جو ہمیں کیوں نہیں دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مرزا  
کفر کرے کے لئے امیدوار بھی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مرزا  
مسلم لیگ ک وقت میں ایک ملک گیری جماعت ہے جو ایک  
ہمارے ملک کا مدرسہ اور ملک کے بعد جانی دعوی کو  
آئندہ سلم لیگ کے بعد جانی دعوی کو  
ظفریاتی اور گرفتاری نہیں پڑتے ہیں۔ جو ایک ملک گیری کو دوسرے  
پاکستان انہی غلطیوں پر تربیت کر رہی ہے جو اپنے دوسرے کو دکھانے کے  
مہم کمبوڈھا اور ملکیم نے مرنے کا مطلب پلی کیسے

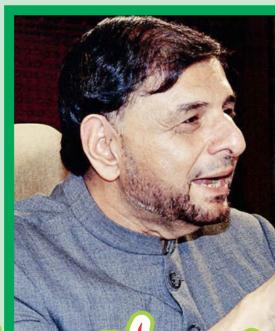
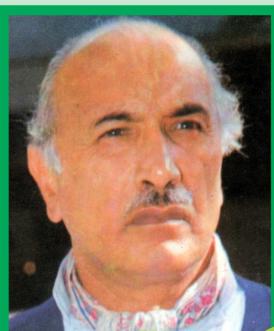
**مرکزی سلم لیگ کی بنیاد ”نظریہ یا کستان ہی ہے“  
یا کستان ہے“ کے نزد پر ہے، ہماری سیاست خدمت  
گے، یا کستانی قوم کو سیاسی، ملکی، اسلامی اور علاقائی  
انسانیت، یا کستان کو اسلامی فلکی ریاست بنانی گے  
گروہ بندیوں سے نکال کر متحدوں متفق کرنا اور اسے ایک  
یا است کا مطلب حاکیت اور پوچھ رہتے ہیں بلکہ  
خدمت انسانیت، یہ وقت یا است نہیں ملک پہنانے کا ہے**

علامت ایش کے مکمل سلم بھی اسی جماعت ہے۔ ہم پاکستان میں ہات کی  
سیاست کا مطلب ہے۔ ہم پاکستان کو اسلامی، فلکی ریاست بنانیں گے۔  
وقت یا است کا نہیں ملک پہنانے کا ہے۔ ہماری منزل انتخاب یا انتخاب ایش  
بلکہ اسلام کا نہیں اور چھوڑ رہا ہے۔ نیکی میں ملک کے بعد جانی دعوی  
سازشوں اور ہمارے سیاست ایش اور عوام کی جماعت کے درمیان ملک کی بدلی داد  
پر گل بچی ہے جس کا خوب شائع عرضنگ پاکستان عالمہ محمد اقبال نے بیکھا  
تھا۔ جو کام نہ ادا کر سکے جناب اور شریعت لایت علی خان کے بعد دھوڑا  
و گیا۔ ہم اس کی محکم کریں گے۔ ملک گیری سلم لیگ کی بنیاد ”نظر پر بھارت  
یا ہی ہے پاکستان ہے“ کے سلوگن پر رکھی گئی ہے۔ پاکستان کو ملک کی  
ملکی، راسنی گرد و بندیوں سے نکال کر اسے ایک ملک گیری جماعت کے نہیں ہے۔  
کوئی شہزادی ہے جس کے سلسلہ میں بھائیوں، جو اپنے اخلاقی رہنمای  
کی کوششی جاں بحق ہے، ہم ان خداویں کو کلیما جام پر منیں کے اور خون  
وں دے کر بھر کر کوئا رہیں گے۔ پاکستان کے بعد جانی دعوی کو  
مرکزی سلم لیگ کی صورت میں ٹکلے محب، وطن، یادگار اور خدمت میں  
کیلئے سارے مشریق قائم ہیں۔ ملک گیری اسی نظر پر بھارت ایک  
سوال کے جواب میں تباہی کر دیتے ہیں۔ ملک گیری اسی نظر پر بھارت ایک  
نشیش پاکیڈیوں کو کہے کیے ہیں۔ اس وقت بھارت کی جماعتیں ایسی ہیں  
جو ہم پرست سمجھ دیں، جو ہمیں کیوں نہیں دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مرزا  
کفر کرے کے لئے امیدوار بھی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مرزا  
مسلم لیگ ک وقت میں ایک ملک گیری جماعت ہے جو ایک  
ہمارے ملک کا مدرسہ اور ملک کے بعد جانی دعوی کو  
آئندہ سلم لیگ کے بعد جانی دعوی کو  
ظفریاتی اور گرفتاری نہیں پڑتے ہیں۔ جو ایک ملک گیری کو دوسرے  
پاکستان انہی غلطیوں پر تربیت کر رہی ہے جو اپنے دوسرے کو دکھانے کے  
مہم کمبوڈھا اور ملکیم نے مرنے کا مطلب پلی کیسے

☆☆☆☆☆



# فوج آتی ہے تو آنے دوووں!



## اور پھر ضیاء الحق نے بھٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا

بھی ایسے ہی آپ شہنشاہ کارائے ہیں میں بلوجھستان اور دریہ کے علاقے شامل تانوئی ہیں؟ اگر جو اس میں ہوتے چکر آب اخال قبیلہ یا اور پانی ملک و نامزد گئی دلائل میں کارائے ہے گئے جوں لوگوں نے لوشش کی، ان میں سے کچھ اپنا لپاپہ ہیں۔

(جاری ہے)

3 جولائی 1977ء

وزیرِ اعظم ہاؤس میں  
رکھے گرین فون پر  
گھنٹے بجتی ہے اور  
پھر ۰۰۰۰؟

پاکستان قومی اتحاد اور  
حکومت کے درمیان  
یکم جولائی 1977ء  
گھنٹے کے مذاکرات  
ہوتے ہیں اور پھر ۰۰۰۰؟

۱۳

اس کے وجہ پر جواب میں سردارِ اقیم خان نے لپا کا۔ اس طرح تو پھر فوج آجائے گی۔ جواب کرنا گھنٹے کے اتفاق کے ساتھ ہے۔

۱۴

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۱۵

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۱۶

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۱۷

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۱۸

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۱۹

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

۲۰

اس کے بعد مذکورہ کارائے ہیں کیلئے فوج کی طرف پہنچتی ہے۔

جارت اعوان  
(قطعہ ۱)

وزیرِ اعظم کے پہلو میں رکھنے کی  
فون بھنپتے اُن کی گھنٹی کیجی۔ درج  
اعظم ناشے میں صرف تھے، انہوں نے وزارت مختار کے شاخہ نو کی طرف  
دیکھا پھر فون ان اخالی اور غامبی سے بات شنے لگئے۔ فون کرنے والا خاص ہوا  
تو پھنسا ہب اپنے ہائی کورٹ سے استہرا اپنے لیے کہا۔ ”یار! اُنہیں پڑھو،  
یوگ نظر صاحب نے خصوصی ملکیتے خالیہ کے بھائی کے بھائی خاکر کر دیں۔“

فون کے بعد اُسی طرف مولانا پورٹ بار اپنے علاوہ کیا تھا۔ وزیرِ اعظم کی جو اپنی طرف پر جھوٹی  
کاپی اور پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ مذاکرات کے لیے بنائی سکتی تھیں  
کے کرکن مولانا پورٹ بارزی سے اُن کی اپنی طرف پر کوئی ایجاد نہیں کی  
اطلاع رکھتی تھیں۔ اسی ایجاد کے ساتھ را گھنٹہ صاحب کے بواب پر دوسرا پکڑ  
قدم اٹھا کر ملکا رکھ گیا۔ اُنکی ایجاد میں کیٹھنڈا کے گھنٹہ صاحب کے بواب پر دوسرا پکڑ  
پہنچ گئے اور ملکا رکھ گیا۔ اسی ایجاد کے ساتھ مذاکرات کا انتہا  
امس، وہ تمکل کر گئے۔ اُب اپنے وقت میں فون کرنے کے وزیرِ اعظم  
پاکستان کی ذائقہ صرف فوپ میں مولانا کا بھائی کی مذاکرات کا بھائی پر پکڑتی تھیں۔  
معمولی اطلاع تھی جو اس سے پہنچتی تھی کہ پلے پاکستان قومی اتحاد کے ایک  
راہنماؤں سے اسی مدد ساز اُنہیں پڑھو۔ را عبد القیض خان نے ان سکن پہنچتی تھی۔  
سردارِ صاحب نے انہیں بتایا کہ اتحاد کے بعض بیرونیوں کا فون رے رابطہ  
سے اوپنے جوہر کے رفتار پر چکٹے کر لیے۔ اس لیے اپنے صاحب  
سے پہنچنے کے پڑھو کھوئے تھے جوہر کر دیں۔ پہنچنے کے بعد مولانا  
کوئی بیزاری نے فوپی طور پر اطلاع گھنٹہ صاحب نکل پہنچایا اور اس کا جواب  
کھٹکے دینے کا دھرنا پر پکڑتے ہوئے پورے پرانے ہوئے۔

پکڑتے ہوئے دھرنا پر کھوئے جوہر کے راست میں ٹھرکت کے لیے کہنے پر ردم  
پہنچتی تھی، پھر جو اس کے آری چیپ جز اسی اتحادی پر پھنسا گھنٹہ صاحب کے  
مکارے اور جز اسی اتحادی پر کھوئے جوہر کے راست میں ٹھرکت کے لیے اس میں سے ایک ملکی  
مشتعل تھا جوہر کے راست میں ٹھرکت کے لیے اس ملکی کی تھی۔

”ادا ڈاگے! اب خود بھی اس اطلاع کی سمت پر کھوئے جاؤ۔“ اس لیے پھنسا گھنٹہ صاحب  
جز اسی کا نتیجہ تھا۔ پھر اس کی تھیں اسی کی تھیں اسی کی تھیں اسی کی تھیں۔  
جو کہ اسی کا نتیجہ تھا۔

سردارِ اقیم خان کا ایک ملکی تھا۔ جوہر کے راست میں ٹھرکت کے لیے اس کا ایک  
سب سفری اور ایک پہنچنے کا انتہا تھا۔

پاکستان قومی اتحاد مذاکرات کے درمیان مذکورہ کے ایک فصل کی نہیں  
کا آغاز تھک کر جاؤ۔ اسی کو راست ۸ بجے جو اپنے سال میں ۱۳ جنگے پڑتے تھے  
کے بعد جس سارے ۶ بجے تھے جوہر کے راست میں ٹھرکت تھے۔

مشتعل گھنٹہ صاحب نے اسی اتحاد کے ساتھ اپنے لامی ٹھکر کر تھے اور مذکورہ کے  
ہوئے کیتے ہوئے ریتی تھی۔ ان یوں کی شست میں افسرخان نے تھے۔

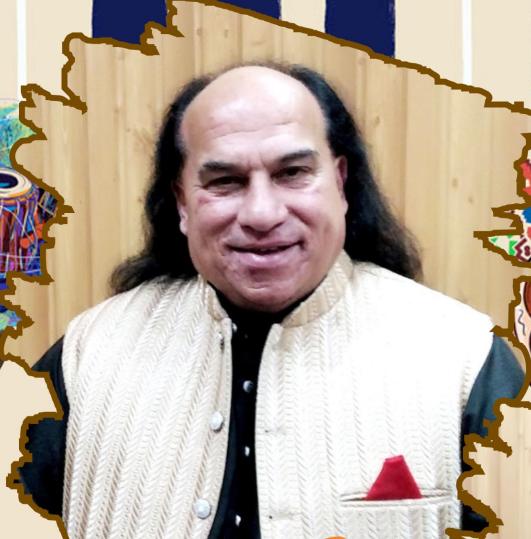
چانے والے کرکتے ہوئے جوہر کے راست میں ٹھرکت کے لیے اس طرح تو پھر فوج  
اس کے وجہ پر جواب میں سردارِ اقیم خان نے لپا کا۔ اس طرح تو پھر فوج  
پاکستان قومی اتحاد مذاکرات کے درمیان مذکورہ کے ایک فصل کی نہیں تھی۔  
مشتعل گھنٹہ صاحب نے اسی ملکی کی تھیں اسی ملکی کی تھیں اسی ملکی کی تھیں۔

”آخڑا۔ اپنے جگہ چکیے کیا ہیں، ہم لوگ کی کرتے؟“  
افسرخان کے درمیان مذکورہ کے ایک ملکی تھے۔

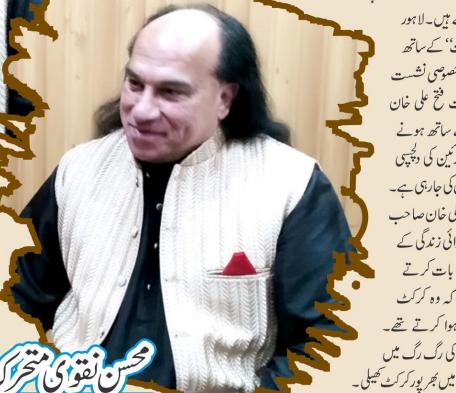
”آپ جاہاں سے اپنے پیٹھے اسی کا گھٹے تھے۔ آپ کو رہ جو جا کر  
مذکورہ کے راستے کا مشورہ دیا تھا؟“ پھر جوہر کی پرانی اور جوہر کی مذکورہ کے وہ اسی  
طریقہ تھا جسکے کارنا تھے۔ یہ پھنسنے کا اس طبقہ مذکورہ کے راستے پر اسی طبقہ تھا۔  
کی آپ لوگوں کو کوئی خوف نہیں ہو گئی۔ میں اس کو خوب تر پڑھتے تھا جوہر کے راستے  
اور اگر لوگوں نے اس دھنکھل کے قیدار حصہ کیں۔ میں آپ کے خلاف ہیں۔  
خوبی کا درجہ اس کا درجہ کا اور خوبی کو بیان کیا کہ آپ لوگوں نے شہیدوں کے خون  
سے خواری کی۔

چکٹے دیکھنے کے بعد جوہر کے راستے پر جا کر جوہر کے راستے پر جا کر جوہر کے راستے  
کچھ ٹھکر کے بعد خون کے بھائیوں کے لیے خلیف شہروں میں فوج تھیں۔  
”آپ آپ لوگوں سے بہت جائیں، میں خود تمام معاملات میں  
کروں گا اور خون کی طرف سے پیگانی کیوں دیے جویں ہوں گے کہ ملکا اپنے لائکنے  
کے بعد ۹۰ دن کے اندر امر رفیق ایکشن کرادے گی،“

پاکستان کے اندر پیدا ہوئے والی ایساں کے دام کم ترین ہوتے اچانکہ۔ انہوں نے اس عزم کا اعلیٰ اہل کیا کہ وہ اس مرض پر باقاعدہ قیچی کریں کیونکہ کہ ایسا کیوں ہے کہ ایسا مقامی سیچ پر بیویوں پیش گرمata کی لوگ اس کا حکما کھانا اور ان سے مستفید ہوتا کیوں افسوس نہیں کرتے۔ اس میں ظالم کہاں شامل ہے اس کی شادی بھی خود ہے۔ انہوں نے اپنے حالیہ وفات کے جگہات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بخاب کے حس شرمنی بھی جاتے ان۔ وزیر بخاب جس نفعی کی وجہ پر بیویوں کے لئے بھی بیویوں کا کردار کے لئے بھی بھروسہ میں اتھارہ سوے تو ایک تمثیل رہا۔ انہوں نے اسی پر وہ اپنے فائض سے بخوبی واقف ہے۔ انہوں نے اسی طرز میں بتایا کہ وہ اس خرچ کی وجہ پر کوپن کرنے پر بیویوں کے لئے بھروسہ میں اسی طرز میں بھروسہ میں



ڈیجیٹل میڈیا لوگوں کی زندگیوں کو بدال رہا ہے۔ اس کے شہر اور مناسک پلے پڑے آنکھوں ہوتے جا رہے ہیں۔ جو باس اس کے ختنی استعمال سے لوگوں کی زندگیوں تاثر رہی ہیں اور وہیں اس کی وجہ سے غربوں پر کامیابی کی حکومت کے پریلے ہے۔ اسے سے تبلیغ کا نام ٹیکے اپنے علی خان صاحب کے سے۔ جاہت فتح علی خان کا عالمی دینا ہم اتنا مقابلہ ہوا کہ لندن میں رہنے پڑے ہوئے پاکستان کا پچھپے بکار اپنے کام اور حکومت سے واقت پیں۔ وہ پاکستان کے دردے پر بیوی شہزادہ کا کام رہ رہے ہیں۔ لوگ اسے اپنی بھروسہ کا اعلیٰ اہل کر رہے ہیں۔ اس کا کام دکھانی دے رہا ہے۔ صحت اسے گراحت کرنے کے باعث جس نفعی اپنے فائض سے بخوبی واقف ہے۔ انہوں نے اسی طرز میں بتایا کہ وہ اس خرچ کی وجہ پر کوپن کرنے پر بیویوں کے لئے بھروسہ میں اسی طرز میں خدمت میں



## سنگیت اور ہنر پڑھونا، میں روایت شکن ہوں، چاہت فتح علی خان

رہے۔ اسے پروفائل اور عیاشیوں سے کوئی

خوش نہ رہے۔ چاہت فتح علی خان صاحب

رہے، میں ایسا کیوں نہیں کی تھا۔ انہوں

کروں کہ۔ میں نہیں۔ میں جس کام میں باتھ

ڈالا، اللہ کے اس میں برکت میں ہے۔ بیان کے کمیری ایسیں کی

لئے جگہیں کیا گاہاں سے زیادہ پڑھ جائیں کہ تو ایسا کام نہیں کی جائے جس کے باعث مخفتو وہ ان چالوں کی تازی اور اپنے

کی جیسے زیادہ بڑھ جائیں تو اگر وہ سایہ میں کامیاب ہوئے تو ایسا کام میں اپنے بھی ود پی

رو کہنا نہیں چاہئے۔ بے بناء کو اور خوش رکھنا، یہ عادت ان کی محبتی میں ہے۔ وہ ملک سے باہر پڑ

رہتے ہوئے کہ وہ اس سے بخوبی آگہ ہیں اور جان کا دل رنجیہ ہوتا ہے۔ اور جان کی خوبی کے ساتھ بخوبی اور سزائی کے ساتھ بخوبی۔ میں پاکستان کا مولانا دینی کی ضرورت ہے۔

خان صاحب اپنی ابتدائی زندگی میں کرکٹ کے شیدائی ہوا کرتے تھے، جوانی میں بھرپور کرکٹ کھیلی، جی سی یونیورسٹی میں ان کا داخلہ بھی سپورٹس کی بنیاد پر ہوا، ان کا دوسرا بڑا پیش نوجوانی سے ہی سنگیت تھا، گانا اور جھومنا، خوش رہنا اور خوش رکھنا، یہ عادت ان کی کھنڈ میں شامل ہے، ان کی تیسری دیپنی یا سیاست میں ہے

چاہت بخوبی اپنے اپنے کام میں اپنے کام میں بخوبی اور اپنے کام میں اپنے کام میں بخوبی۔







## شادی کی تیاریاں شروع دولہا کا نام ابھی راز رہے گا

# جنت مرزا کس کی؟

**میگزین رپورٹ** پاکستان کی نہروں ناک اور سوچل میڈیا انڈسٹری جنت مرزا نے شادی کی تقریبات کی

فہرست شیئر کر کے ماہوں کو کھش میں بنا لانا کریا۔ فتوویں و پیدائشیں بگ پلیٹ فارم انسا گرام پر ناک اشارانے انسا اشوی میں شادی کی مختلف تقریبات کی فہرست بنیت کی ہیں۔ جنت مرزا کی طرف سے انسا اشوی میں شیئر کی گئی فہرست میں سب سے پہلے ڈھونکی کا منظر قیش رہا گیا ہے اور اس کے بعد کریڈو ڈھونکی قیش کو جگہ دی گئی ہے۔ فہرست میں شادی سے قبل میلا درانے کا بھی کام کیا ہے۔ میلا در کے کچھ روایتی اعلاف ہو گئے اور پھر باری و مودہ ناس سے منعقد ہو گئے۔ پھر باری آتی ہے مایاں اور درمختا کی اور آخر میں بارات ہو گی۔ امنڑیت صارفین تھوڑے ہیں کہاں جنہ مراکی شادی ہو رہی ہے تو ان کے دو لہا کون ہیں؟ تاہم یہ شادی کی فہرست جنت مرزا کی نہیں بلکہ ان کی بہن اور ناک کا کھر مرزا کی شادی کے سلسلے میں منعقد ہونے والی تقریبات کی ہیں۔

